السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے خاوند نے عرصہ دوسال سے طلاق دے کراپنی زوجیت سے فارغ کردیا ہے ،اب میرا اللہ کے علاوہ کوئی سہارا نہیں ہے ۔میں زندگی گزارنے کےلئے کسی سہارے کی تلاش میں ہوں ،کیا شریعت کی روسے مجھے نکاح ثانی کرنے کی اجازت ہے ؟ازراہ کرم اس سلسلہ میں میری راہنمائی فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس عورت کوطلاق دی جاتی ہے دوران عدت خاوند کواس سے رجوع کرنے کا پوراپوراحق ہوتا ہے ،عدت گزرنے کے بعد عورت آزادہے ،شریعت نے اسے نکاح ثانی کرنے کی اجازت دی ہے ۔ارشادباری تعالیٰ ہے :
[''اورجب تم عورتوں کوطلاق دیدواوران کی عدت پوری ہوجائے توانہیں دوسرے شوہروں کے ساتھ نکاح کرنے سے مت روکوجبکہ وہ آپس میں معروف طریقہ کے مطابق رضامندہوں ۔''] ۲/البقرہ : ۲۳۲

اس کا مطلب یہ ہے کہ جوشخص اپنی بیوی کوطلاق دے چکا ہے اورعورت عدت گزارنے کے بعد کہیں دوسری جگہ نکاح کرناچاہتی ہے تواس کے سابقہ شوہر کوایسی کمینی حرکت نہیں کرنی چاہیے کہ اس کے نکاح میں رکاوٹ بنے اوریہ کوشش کرے کہ جس عورت کواس نے چھوڑاہے اسے کوئی دوسرا اپنے نکاح میں لاناپسند نہ کرے ۔کیونکہ دوسری جگہ نکاح کرنا عورت کا حق ہے سابق شوہر کواس حق میں حائل ہونے کی شرعاًاجازت نہیں ہے ۔لیکن نکاح ثانی کےلئے چندچیزوں کاخیال رکھناضروری ہے :

اپنے سرپرست کی اجازت انتہائی ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ۔

حق مہر اورگواہوں کی موجودگی بھی لازمی ہے ۔

اس نکاح کوخفیہ نہ رکھاجائے بلکہ جہاں عورت رہائش پذیر ہے اس کے قرب وجوار میں رہنے والوں کواس نکاح کا علم ہونا چاہیے ۔صورت مسئولہ میں سائلہ کومذکورہ شرائط کوملحوظ رکھتے ہوئے نکاح ثانی کرنے کی اجازت ہے ۔شرعاًاس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:317